سرکاری رپورٹ

گیارھواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس منعقدہ ۱۷ ستمبر ۱۹۹۵ء بروز اتوار

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲	وقفہ سوالات	۲
۳	چیئرمینوں کے پینل کا اعلان	۱۲
۴	رخصت کی درخواستیں	۱۳

جناب اسپیکر ——————— عبدالوحید بلوچ

جناب ڈپٹی اسپیکر ——————— ارجن داس بگٹی

سیکرٹری اسمبلی ——————— اختر حسین

صوبائی کابینہ کے ارکان

۱۔	نواب ذوالفقار علی مگسی	پی بی ۲۶، جھل مگسی	وزیراعلیٰ
۲۔	جام محمد یوسف	پی بی ۳۴ لسبیلہ	سینیئر وزیر
۳۔	شیخ جعفر خان مندوخیل	پی بی ۱۴ ژوب	وزیر خزانہ
۴	میر عبدالغنی جمالی	پی بی ۲۰، جعفر آباد I	پبلک ہیلتھ انجینیئرنگ
۵۔	ملک گل زمان کاسی	پی بی ۲، کوئٹہ II	وزیر ترقیات و منصوبہ بندی
۶	میر عبدالمجید بزنجو	پی بی ۳۲، آواران	وزیر لائیو اسٹاک
۷	ملک محمد شاہ مردان زئی	پی بی ۱۳، ژوب قلعہ سیف اللہ	وزیر حج و اوقاف زکوٰۃ
۸۔	ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	پی بی ۳۷، تربت I	وزیر تعلیم
۹۔	مسٹر محمد ایوب بلیدی	پی بی ۳۸ تربت II	وزیر مال/ ایکسائز
۱۰	مسٹر محمد اکرم بلوچ	پی بی ۳۹، تربت III	وزیر اطلاعات کھیل و ثقافت
۱۱۔	مسٹر کچکول علی بلوچ	پی بی ۳۶، پنجگور	وزیر ماہی گیری

۱۲۔	مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی	پی بی ۹، قلعہ عبداللہ II	وزیر آبپاشی و برقیات
۱۳	ڈاکٹر کلیم اللہ	پی بی ۶، کوئٹہ I	ایس اینڈ جی اے ڈی و قانون
۱۴۔	مسٹر عبیداللہ بابت	پی بی ۱۱، لورالائی	وزیر جیل خانہ جات لیبر
۱۵۔	مسٹر عبدالقہار ودان	پی بی ۸، قلعہ عبداللہ I	وزیر جنگلات
۱۶	سردار ثناءاللہ زہری	پی بی ۳۰، خضدار I	وزیر بلدیات لوکل گورنمنٹ
۱۷۔	میر اسراراللہ زہری	پی بی ۲۹، قلات	وزیر زراعت
۱۸	حاجی میر لشکری خان	پی بی ۲۴، بولان I	وزیر انڈسٹریز معدنیات صنعت و حرفت
۱۹۔	نوابزادہ گزین خان مری	پی بی ۱۸، کوہلو	وزیر داخلہ
۲۰۔	نوابزادہ جنگیز خان مری	پی بی ۱۶، سبی	مواصلات و تعمیرات
۲۱۔	میر خان محمد خان جمالی	پی بی ۲۱، جعفرآباد II	وزیر خوراک
۲۲۔	سردار نواب خان ترین	پی بی ۱۷، سبی/زیارت	وزیر بیالجز و اسار
۲۳۔	سردار محمد طاہر خان لونی	پی بی ۱۰، لورالائی I	وزیر صحت
۲۴	مسٹر طارق محمود کھیتران	پی بی ۱۲ بارکھان	وزیر خاندانی منصوبہ بندی
۲۵	مسٹر سعید احمد ہاشمی	پی بی ۳، کوئٹہ III	مشیر وزیر اعلیٰ
۲۶۔	ملک محمد سرور خان کاکڑ	پی بی ۷، پشین II	وزیر بے محکمہ
۲۷۔	عبدالوحید بلوچ	پی بی ۴، کوئٹہ IV	اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی
۲۸۔	ارجن داس بگٹی	ہندو اقلیت	ڈپٹی اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی

اراکین اسمبلی

۲۹	حاجی سخی دوست محمد نوتیزئی	پی بی ۵ چاغی
۳۰۔	مولانا سید عبدالباری	پی بی ۶ ر پشین I
۳۱۔	مولانا عبدالواسع	پی بی ۱۵ ر قلعہ سیف اللہ۔
۳۲	نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی	پی بی ۱۹ ڈیرہ بگٹی
۳۳	ظہور حسین خان کھوسہ	پی بی ۲۲ ر جعفر آباد/ نصیر آباد
۳۴	مسٹر محمد صادق عمرانی	پی بی ۲۳ نصیر آباد
۳۵	سردار میر چاکر خان ڈومکی	پی بی ۲۵ کولاٹ II
۳۶	نواب عبدالرحیم شاہوانی	پی بی ۲۷ ر مستونگ۔
۳۷	مولانا محمد عطاء اللہ	پی بی ۲۸ ر قلات/ مستونگ
۳۸	مسٹر محمد اختر مینگل۔	پی بی ۳۱۔ خضدار II
۳۹	سردار محمد حسین	پی بی ۳۳ خاران
۴۰۔	سردار محمد صالح خان بھوتانی	پی بی ۳۵ لسبیلہ II
۴۱۔	سید شیر جان	پی بی ۴۰۔ گوادر
۴۲	مسٹر شوکت ناز مسیح	عیسائی
۴۳۔	مسٹر ستار ام سنگھ	سکھ پارسی۔

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا گیارہواں اجلاس بروز اتوار مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۹۵ء مطابق ۲۰ ربیع الثانی گیارہ بجکر پچیس منٹ صبح زیر صدارت اسپیکر جناب عبدالوحید بلوچ صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اللہ کے نام سے جو الرحمان اور الرحیم ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۝ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝

ہر طرح کی ستائشیں اللہ ہی کیلئے ہیں جو تمام کائنات خلقت کا پروردگار ہے جو رحمت والا ہے۔ اور جس کی رحمت تمام مخلوقات کو اپنی بخششوں سے مالا مال کر رہی ہے جو اس دن کا مالک ہے جس دن کاموں کا بدلہ لوگوں کے حصے میں آئے گا۔ (خدایا!) ہم صرف تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور صرف تو ہی ہے جس سے (اپنی ساری احتیاجوں میں) مدد مانگتے ہیں (خدایا!) ہم پر (سعادت کی) سیدھی راہ کھول دے۔ وہ راہ جو ان لوگوں کی راہ ہوئی جن پر تو نے انعام کیا ان کی نہیں جو پھٹکارے گئے اور نہ ان کی جو راہ سے بھٹک گئے۔

وقفہ سوالات

جناب اسپیکر جزاک اللہ - مولانا عبدالباری صاحب اپنا سوال نمبر دو سو انسٹھ دریافت فرمائیں (متعلقہ وزیر نے جواب دیا کوئی ضمنی سوال نہیں تھا -

۲۵۹ ۔ مولانا عبدالباری ۔ کیا وزیر صنعت و حرفت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے ۔ کہ سمال انڈسٹریز کے مختلف سینٹروں سے ماہانہ / سالانہ کسقدر آمدنی ہوتی ہے نیز قالین بافی سے اندرونی ملک اور بیرونی ملک کسقدر آمدنی ہوتی ہے ۔ نیز حکومت ضلع پشین اور ، ضلع کوژک میں مفاد عامہ کے پیش نظر کوئی سمال انڈسٹری قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بتائی جائے ۔

نوابزادہ میر شکری خان رئیسانی وزیر صنعت و حرفت

سمال انڈسٹریز بلوچستان کے مختلف مراکز سے اوسطاً سالانہ /۴۵،۰۰،۰۰۰ روپے (پینتالیس لاکھ) کی تیار شدہ مصنوعات فروخت کی جاتی ہیں ۔ مراکز قالین بافی سے جو قالین تیار ہوتے ہیں ان کی اوسطاً سالانہ فروخت /۲۵،۰۰،۰۰۰ روپے پچیس لاکھ ہوتی ہے تیار شدہ قالینوں کی فروخت محکمہ اپنی دکانوں کے ذریعے کرتا ہے بیرون ملک قالینوں کی فروخت نہیں کی جاتی ۔

سمال انڈسٹریز بلوچستان کے مراکز کمرشل نہیں ہیں بلکہ تربیتی نوعیت کے ہیں جہاں مقامی بچوں کو قالین بافی فرنیچر سازی۔ سنگ مرمر کی مصنوعات بلوچی کشیدہ کاری چمڑے پر کشیدہ کاری اور کھڈیوں پر کپڑے کی بنائی کی تربیت دی جاتی ہے۔ اور ماہانہ ۲۵۰ روپے فی ٹرینی وظیفہ دیا جاتا ہے۔

محکمہ نے ضلع پشین میں پہلے ہی ایک قالین بافی کا تربیتی مراکز قائم کیا ہوا ہے جہاں ۵۴ بچے ۲۵۰ روپے ماہانہ وظیفہ کی بنیاد پر تربیت حاصل کر رہے ہیں ضلع کوڑک کے نام سے بلوچستان میں کوئی ضلع نہیں ہے۔

سمال انڈسٹریز بلوچستان مزید کوئی سنیٹر بلوچستان کے کسی حصے میں کھولنے کا ارادہ نہیں رکھتی کیونکہ گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق غیر ترقیاتی اخراجات پر کنٹرول کیا جائے

جناب اسپیکر ۔ کوئی ضمنی سوال نہیں۔ مولانا صاحب اگلا سوال نمبر دو سو نواسی دریافت فرمائیں۔

٭۲۸۹ مولانا عبدالباری کیا وزیر صنعت وحرفت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پشین بازار میں واقع نسوار چکیوں کو بازار سے باہر منتقل کرنے اور ان چکی مالکان کو متبادل کے طور پر انڈسٹریل ایریا میں جگہ مہیا کرنے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے۔

(ب)۔ اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو پشین میں کس جگہ کو انڈسٹریل ایریا قرار دیا گیا۔ اور مذکورہ چکی مالکان کو فی مالک کس قدر زمین کس ریٹ پر الاٹ کی جائے گی اور الاٹمنٹ کا طریقہ کار کیا ہوگا۔ نیز کیا مجوزہ انڈسٹریل ایریا میں

پانی، بجلی گیس اور سڑک جیسی بنیادی ضروریات زندگی کی سہولیات فراہم کردی گئی ہیں۔ اگر نہیں تو کیا ان سہولیات کی غیر موجودگی میں وہاں چکیوں کا قیام ممکن ہے تفصیل دی جائے۔

نوابزادہ میر لشکری خان رئیسانی وزیر صنعت و حرفت۔
جی ہاں اس سلسلہ میں ہائی کورٹ بلوچستان نے نسوار چکیوں کے مالکان کی اپیل کو مسترد کردیا ہے۔

ڈپٹی کمشنر پشین کی درخواست پر ڈائریکٹر سمال انڈسٹریز بلوچستان نے مجوزہ انڈسٹریل ایریا کا معائنہ کیا اور معمولی رد و بدل کے بعد ۱۵ ایکڑ اراضی واقع سرخاب روڈ پشین سے تقریباً ۸ کلومیٹر کے فاصلے پر نشاندہی کی۔ ڈپٹی کمشنر پشین نے مجوزہ اراضی کی الاٹمنٹ کا کیس محکمہ مال (Revenue) کو بھیج رہا ہے۔ اراضی الاٹمنٹ کے بعد محکمہ سمال انڈسٹریز نے اسکیم محکمہ پی اینڈ ڈی کو منظوری کے لئے بھیج دے گا فی الحال وہاں کوئی سہولت موجود نہیں ہے۔

مولانا عبدالباری (ضمنی سوال) جناب اسپیکر جہاں تک ان چکیوں کا مسئلہ ہے اور ان کے بارے میں جو فیصلہ ہوا ہے اس بارے میں میں نے پوچھا ہے جسکا جواب مجھے یہ دیا گیا ہے کہ فی الحال وہاں ایسی کوئی سہولت موجود نہیں ہے تو سوال یہ ہے کہ جب ایک مرتبہ فیصلہ کردیا گیا کہ چکیوں کو وہاں سے نکالنا ہے اسکو انڈسٹریز ایریا میں بنانا ہے تو۔ انڈسٹریز ایریا کے لئے جو سہولیات ہوتی ہیں وہ ان کو کیوں نہیں دی گئیں جب کہ اسکا فیصلہ بھی ہوا تھا۔؟

نوابزادہ میر لشکری خان رئیسانی (وزیر صنعت و حرفت)

مولوی صاحب، زمین ابھی تک محکمہ انڈسٹریز کو الاٹ نہیں ہوئی اس لیے ان کو سہولتیں (facilities) نہیں دی گئی ہیں جونہی زمین الاٹ کر دی جائے گی۔ ان کو سہولیات بہم پہنچائی جائیں گی۔

مولانا عبدالباری

جناب اسپیکر وزیر صاحب کے علم میں یہ بات ہوگی کہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ نے اس کے متعلق فیصلہ کیا ہے اور فی مالک غالباً دو دو لاکھ روپے دیگی۔ ڈویلپمنٹ کے لیے لیکن ڈویلپمنٹ کے لیے مراعات اور سہولیات فراہم کرنا بھی گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے۔ انڈسٹریز کے لیے میرے خیال میں الاٹمنٹ ہو چکی ہے اور آپنے ڈپٹی کمشنر کو آرڈر بھی بھیجے ہیں۔ میرے خیال میں ایس اینڈ جی اے ڈی کے منسٹر صاحب ہنس رہے ہیں۔ تو یہ پی اینڈ ڈی میں فائل میں پڑی ہوئی ہے پی اینڈ ڈی والے بھی بیٹھے ہیں۔ اس پر ذرا آپ روشنی ڈالیں۔ مہربانی کریں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی)

جناب اسپیکر صاحب! چونکہ میں بھی کافی عرصے سے اس معاملے میں رابطے میں رہا ہوں بات دراصل یہ ہے کہ ٹوبیکو انڈسٹریز کی چکیاں شہر کے گنجان آبادی والے علاقے میں قائم ہیں لوگ اتنے تنگ ہیں کہ نہ تو وہ رات کو سکون سے سو سکتے ہیں اور نہ ہی دن کو چل پھر سکتے ہیں میرے خیال میں یہ مسئلہ انیس سو ستر اکہتر سے چل رہا ہے آج سے مسلسل بیس پچیس سال پہلے لوگ کہہ رہے ہیں کہ خدا کے لیے ان چکیوں کو دور کریں اور کسی اور ایریا میں لے جائیں چونکہ صنعتکاروں کی (approches) اپروچز ہوتی ہیں وہ اس میں اپروچ کر کے بار بار اس مسئلے کو منسوخ کر دیتے ہیں بلکہ اس مرتبہ تو یہ ہوا کہ لوگوں نے جلوس نکالے کہ خدا کے لیے ہماری جان اس سے چھڑائی جائے

شہر بھی بند ہوا میں نے بجٹ کے لیے کوشش کی تھی بلکہ گزارش کی تھی کہ اس مقصد کے لیے کوئی فنڈز رکھیں انڈسٹریز ایریا کے لیے تاکہ اس کا انفراسٹرکچر یعنی روڈز بجلی پانی وغیرہ ہم بہم پہنچا سکیں۔ اور ان لوگوں کو شہر سے نکالیں۔ میں نے کابینہ میں گزارش کی لیکن بدقسمتی سے ہم اس مقصد کے لیے کچھ پیسہ نہ دے سکے۔ اس کے ساتھ کورٹ میں بھی یہ کیس چل رہا تھا۔ بلکہ ہائی کورٹ تک میں بھی عوام کے حق میں فیصلہ کیا گیا کہ انڈسٹریز کو یہاں سے نکالا جائے اور (Indústrialits) انڈسٹریلسٹس کو کہا گیا کہ آپ لوگ اپنا بندوبست کریں انہوں نے اپنی مجبوریاں ظاہر کیں پھر درمیان میں ہم پڑ گئے اور کوئی پچاس ایکڑ زمین اس مقصد کے لیے ڈی سی کے ڈسپوزل پہ دے دی گئی۔ کہ آپ اس زمین کو اس سے پہلے کہ انڈسٹریز سے ہمیں پیسے ملیں انفراسٹرکچر ڈویلپ (Develop) کریں شاید اس کے لیے کئی سال لگیں۔ سردست آپ ان پچاس ایکڑ کو کسی نہ کسی طریقے سے ڈویلپ کر کے ان لوگوں کو شفٹ کریں۔ ان لوگوں کو بلایا گیا تھا میں بھی تھا مولانا صاحب بھی درمیان میں بیٹھے تھے۔ ہم جو مدد کر سکے ہم نے تھوڑی بہت مدد بھی کی۔ اور چونکہ جہاں بھی (Industries) لگائی جاتی ہے اس کے لیے انفراسٹرکچر کے چارجز ہوتے ہیں۔ چونکہ اب تو انڈسٹریز کا مسئلہ اپنی جگہ رہا ہم نے دوسرے طریقے سے ان کو بتایا کہ آپ اس زمین کو ٹھیک کرنے کے لیے یا تو روڈز بنائیں اس میں آپ بجلی اور پانی کا بندوبست کریں تاکہ اس کو ڈویلپ کر سکیں اب وہ کیس اب اس اسٹیج پہ ہے کہ انہوں نے اب سپریم کورٹ میں (Writ) رٹ کی ہے کہ ہم شہر سے نہیں جائیں گے یہ کیس اب اس سطح پہ ہے کہ اب کیس سپریم کورٹ میں چل رہا ہے اور جب تک سپریم کورٹ کا ڈیسیژن نہیں آ جاتا ہے چونکہ پہلے یہ فیصلہ دیا گیا ہے کہ ان کو شہر سے باہر کیا جائے۔ ان میں سے صرف چار ٹوبیکو فیکٹریوں کو بند کیا گیا ہے کہ ہائی کورٹ کے فیصلے کے مطابق آپ نہیں چلا سکتے ہیں لہذا آپ اپنا بندوبست کریں تو فی الحال اب ہائی کورٹ کے آرڈر چل رہے ہیں اور سپریم کورٹ میں ان کی اپیل بھی چل رہی ہے یہ بات ہے جناب۔

مولانا عبدالباری

جناب اسپیکر۔ وزیر صاحب نے وضاحت کردی اور یقین دہانی کرادی ادھر بھی انہوں نے میٹنگ میں یقین دہانی بھی کرائی تھی۔ لیکن ابھی تک کچھ بھی نہیں ہوا اور گورنمنٹ چاہتی ہے کہ یہ لوگ مدد دیں تاکہ گورنمنٹ کے خزانے میں دیدیں تاکہ اس سے گورنمنٹ کچھ آباد ہوجائے مسئلہ یہ ہے کہ گورنمنٹ یہ بات خود مالکان پر چھوڑ دے تاکہ وہ خود روڈز بجلی پہنچائیں خود ڈوزر چلائیں اور خود کام کریں اور عام طور پہ دنیا میں پرائیویٹ کمپنیاں یہ کام کرتی ہیں میرے خیال میں بہتر صورت یہی ہے اور دوسری بات جو یہ بتاتے ہیں اور انہوں نے وضاحت بھی کی ہے کہ ہائیکورٹ نے فیصلہ دیا ہے تاہم میری معلومات یہ ہیں کہ سپریم کورٹ نے بھی (stay) اسٹے کا آرڈر دیا ہے اور تیسری بات یہ ہے کہ جہاں تک عوام کی تکالیف کا تعلق ہے تو تکلیف دہندہ صرف چار چکیاں نہیں ہیں بازار کی گنجان آبادی میں جو چکیاں ہیں وہ ساری تکلیف دہندہ ہیں گورنمنٹ نے خواہ مخواہ ان چار چکیوں کو کیوں بند کرنے کے آرڈر دیئے ہیں۔ اس لیے میری گزارش ہے کہ ڈاکٹر صاحب اس کے لیے کچھ وقت دیدیں اور میٹنگ مقرر کریں پہلی میٹنگ میں وہ نہیں آئے۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی

جی مولانا صاحب چونکہ آج کارروائی بھی کچھ کم ہے۔ لہٰذا آپ بتاتے جائیں۔ ان چار کے علاوہ باقی چکیوں کے بارے میں کیس عدالت میں شروع ہوچکا ہے۔ چونکہ یہ چار چکیاں بالکل مرکز میں تھیں لہٰذا ان کے متعلق میرے خیال میں دس سال پہلے کیس شروع ہوچکا تھا باقیوں کا کیس میرے خیال میں کورٹ کی طرف آرہا ہے۔ دوسری بات آپنے کہی وہ لوگ انفراسٹرکچر ڈویلپ کریں کئی دن پہلے بلکہ پانچ دن پہلے ان کو بلایا گیا تھا ان کے ساتھ فیصلہ ہوا کہ بابا تم لوگ اپنے ٹریکٹر وغیرہ چلاؤ تم لوگ سیدھا کرو۔ انہوں نے اگریمنٹ کیا

ان کو تین چار دن کا ٹائم دیا گیا تھا لیکن وہ لوگ پھر مکر گئے اور آپ کے پاس آ گئے ہیں آپنی جان چھڑانے کے لیے تاکہ آپ کا کیس یہاں پیش کریں اور عوام کو مسلسل تیس سال تک پریشانی میں رکھیں یہ آپ کی عوام پر عین نوازش ہوگی۔

مولانا عبدالباری

میرا تو ڈاکٹر صاحب سے یہ کہنا تھا کہ ذرا وہ اصل چیز پہ بات کریں وہ ادھر ادھر پھر پھرا کر انہوں نے اسے سیاسی مسئلہ بنایا ہے ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ مسئلہ چیکیوں کا ہے سیاسی طور پہ فیصلہ تو ڈاکٹر صاحب نے کیا ہے گورنمنٹ کی طرف سے کیا ہے اور ڈویلپمنٹ کے بارے میں ریکوسٹ (request) کی ہے۔ جب انہوں نے حکومت سے ریکوسٹ کی ہے تو گورنمنٹ نے انکی ریکوسٹ کیوں نہیں مانی ابھی تک پی اینڈ ڈی میں کیس پڑا ہوا ہے۔ پتہ نہیں کس خانہ میں ہے نہ ہی کسی کھاتے میں ہے آپ جو ڈویلپمنٹ کرتے ہیں ہر مالک کو ڈوڈو لاکھ دیدیں پتہ نہیں کس قانون اور کس دنیا کی ڈویلپمنٹ ہے جو آپ بلوچستان میں کر رہے ہیں تو ڈاکٹر صاحب ذرا مہربانی کر کے نیتوں کی بات نہ کریں ذرا عمل کو....

ڈاکٹر کلیم اللہ خان وزیر

جناب والا۔ آپ جتنی بھی بات کریں بات وہی ہے۔ آپ دو لاکھ جمع نہ کریں۔ اور آپ دو ہزار سے کہیں کہ آپ ہی جمع کریں۔ وہ اس پر بھی راضی نہیں ہوتے ہیں تو پھر کیا کریں۔ دو ہزار سے کہیں وہ کریں۔ میں آپ کو ابھی گارنٹی دیتا ہوں وہ خود کریں۔ ایک ہزار سے کرتے ہیں یا دو ہزار سے کرتے ہیں۔ کم از کم اسٹانڈرڈ تو بنائیں کہ ان کے ٹرک تو اس پر چل سکیں یہ میں آپ کو ابھی گارنٹی دیتا ہوں وہ خود کریں ایک ہزار سے کرتے ہیں یا دو ہزار سے کرتے ہیں۔ آپ نے اسکیم کو بحلی دینا ہے آپ نے اسکیم سے فلاں کام کرنا ہے۔ اور میونسپل ایریا ڈویلپ کرنا ہے۔

مولانا عبدالباری

آپ نے سو گھنٹے ڈوزر دیا ہے اور میں نے بجلی کا ذمہ اٹھایا ہے۔ یہ کچھ کچھ تو رکاوٹ ہے۔.....

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر)

ہم نے اپنی طرف سے کوشش نہیں کی کہ وہ لوگ آباد ہو جائیں۔ انکو مستقل جگہ مل سکے۔

مولانا عبدالباری

ڈاکٹر صاحب صاف بات ہے جب گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے تو گورنمنٹ ڈویلپمنٹ کی پابند ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان

مولانا صاحب ڈویلپمنٹ کے پیسے لے جاتے ہیں کسی کو مفت ڈویلپمنٹ نہیں دی جاتی ہے۔ ڈویلپمنٹ کے سب سے پیسے لیے جاتے ہیں جہاں آپ کا پلاٹ کسی ہاؤسنگ اسکیم میں ہو۔ ڈویلپمنٹ کے پیسے پہلے چارج کیے جاتے ہیں ایک فٹ کے حساب سے جہاں بھی ہو ان سے ٹیکس وغیرہ لیے جاتے ہیں۔ ان کا کچھ نہیں ہوتا وہ خود ڈویلپمنٹ کریں زمین ہم دیتے ہیں

مولانا عبدالباری

ڈاکٹر صاحب اگر ڈویلپمنٹ کا پیسہ ہے تو ٹھیک ہے لیکن جب ہم گورنمنٹ کو تیار رہے تھے ہم گورنمنٹ کے خزانہ میں پیسے جمع کرانا چاہتے ہیں خزانہ میں پیسہ نہیں ہے۔

جناب اسپیکر

آپ دونوں تشریف رکھیں

مولانا عبدالباری

اسپیکر صاحب کوئی فیصلہ دیدیں یا ڈاکٹر صاحب ذرا مہربانی کر کے وقت دیدیں خود وقت دے دیں۔

جناب اسپیکر

سوال نمبر ۲۸۵ سردار محمد اختر جان مینگل صاحب دریافت فرمائیں۔

مولانا عبدالباری

اسپیکر صاحب سوال کا کیا نتیجہ نکلا۔

جناب اسپیکر

آپ تشریف رکھیں۔ سوال پر بحث ہو چکی ہے۔

مولانا عبدالباری

تشریف رکھنا تو مسئلے کا حل نہیں ہے۔

٭ ۲۸۵۔ سردار محمد اختر جان مینگل

کیا وزیر صنعت و حرفت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) لیڈا، حب میں کس قدر صنعتیں قائم ہیں۔ نیز کیا یہ درست ہے کہ حکومت کا ان صنعتوں کی انتظامیہ سے یہ معاہدہ ہوا تھا کہ ۷۰ فی صد مقامی افراد کو روزگار مہیا کیا جائے گا۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ صنعتوں میں کل کس قدر افراد کو روزگار مہیا کیا گیا ہے؟ مقامی اور غیر مقامی افراد کے تناسب کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر صنعت و حرفت

(الف) حب میں ۱۶۲ صنعتیں قائم ہیں۔

(ب) ۱۶۲ صنعتوں میں سے ۴۷ صنعتیں بند ہیں بقایا ۱۱۵ صنعتوں میں کل ۱۳۸۵۵، افراد کام کرتے ہیں جن میں مقامی ہنر مند، غیر ہنر مند اور نیم ہنر مند ۵۸۶۸ اور غیر مقامی افراد کی تعداد ۷۹۸۷ ہے جن میں سے غیر ہنر مند مقامی افراد کا تناسب ۷۵٪ ہے۔

سردار محمدؐ اختر مینگل (ضمنی سوال)

جناب والا - میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہونگا کہ ۱۳۸۵۵ تیرہ ہزار آٹھ سو پچپن مزدور ہیں وہاں پر ان سے جو پچہتر (۷۵) فیصد کا تناسب نکالا گیا ہے ۵۸۶۸ پانچ ہزار آٹھ سو اڑسٹھ کیا اس کا ۷۵ فیصد تناسب بنتا ہے۔

وزیر صنعت و حرفت

جناب والا - یہ پرنٹنگ کی غلطی ہوسکتی ہے سردار صاحب دوسرے اس سوال کا تعلق لیبر ڈیپارٹمنٹ سے ہے اور یہ جو ۷۵ فی صد ہے وہ پرنٹنگ کی غلطی ہے۔

سردار محمد اختر جان مینگل

جناب اسپیکر ! میں نے جو سوال کیا تھا اس میں وضاحت ہے کہ ۷۵ فیصد کا جو حکومت نے کوٹہ مقرر کیا ہے ایا اس پر عمل درآمد ہورہا ہے یا نہیں ؟

وزیر صنعت و حرفت

یہ سوال لیبر ڈیپارٹمنٹ سے (related) ریلیٹڈ ہے۔

سردار محمد اختر جان مینگل

لیبر ڈیپارٹمنٹ کا وزیر بتادے

جناب اسپیکر

چونکہ آپ نے جواب دیا ہے اگر یہ لیبر ڈیپارٹمنٹ کا سوال ہوتا تو آپ کے ڈیپارٹمنٹ کو چاہیئے تھا کہ وہ اسے لیبر ڈیپارٹمنٹ کو ریفر کرتا کیوں کہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے اس کا جواب دیا ہے تو آپ وضاحت کریں۔

وزیر صنعت و حرفت

جناب والا۔ اس میں ہوتا یہ ہے کہ فیکٹری ایکٹ کے تحت یہ معائنہ ہوا ہے جس کو رائج کرنا لیبرڈ یپارٹمنٹ کا کام ہے یہ جو بیوروکریٹ نے جواب بنا کر بھیجا ہے یہ ان کی غلطی ہے اگر آپ ٹائم دیں تو میں مکمل جواب دے دونگا

جناب اسپیکر

اگر جواب غلط دیا ہے تو آئندہ سرکاری ملازمین یا وزارت جو بھی ہو اسمبلی کے احترام کو مدنظر رکھتے ہوئے صحیح جواب دے۔ سیکرٹری اسمبلی موجودہ اجلاس کے لیے چیئرمینوں کے پینل کا اعلان کریں گے۔

مسٹر اختر حسین خان

بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار کے قاعدہ ۱۳ کے تحت اسپیکر صاحب نے حسب ذیل اراکین کو اسمبلی کے اجلاس کے لیے بالترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے۔

۱۔ میر ظہور حسین خان کھوسہ (۲) سردار محمد صالح خان بھوتانی (۳) مولانا عبدالباری
۴۔ سید شیر جان بلوچ

رخصت کی درخواستیں

جناب اسپیکر

رخصت کی درخواست اگر کوئی ہو تو سیکرٹری اسمبلی پیش کریں۔

سیکرٹری اسمبلی

سردار ثناء اللہ زہری وزیر لوکل گورنمنٹ کوئٹہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ اس لیے انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی

سردار میر چاکر خان ڈومکی ایم پی اے نے ذاتی مصروفیت کی بنا پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی

میر خان محمد خان جمالی وزیر خوراک کے کوئی قریبی عزیز اچانک فوت ہو گئے ہیں اس لیے انہوں نے آج سے جمعرات ۲۱ ستمبر تک رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سردار میر ظہور حسین خان کھوسہ

جناب اسپیکر نکتہ وضاحت۔ آپ کے توسط سے میں جناب چیف منسٹر سے معلوم کرنا چاہوں گا کہ ڈیرہ بگٹی میں جو پیرا ملٹری فورسز ایف سی بھیجوں رائفل وہاں ہزاروں کی تعداد میں بھیجے گئے ہیں جنہوں نے وہاں کے عوام پر تشدد شروع کیا ہوا ہے کیا انہیں بلانے کی وہاں سی ایم نے اجازت دی ہے۔ یا مرکزی حکومت نے از خود انہیں بھیجا ہے۔

جناب سپیکر

ظہور صاحب چونکہ آج سرکاری کارروائی کا دن ہے آپ اگلے اجلاس میں اپنے نکتہ کی وضاحت کریں۔

آج کے ایجنڈے میں مزید کوئی سرکاری کارروائی نہیں ہے لہذا اسمبلی کی کارروائی مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۹۵ء بوقت ۳ بجے سہ پہر تک کے لیے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کی کارروائی ۱۱ بجکر ۴۵ منٹ پر ۲۰ ستمبر ۱۹۹۵ء سہ پہر ۳ بجے تک کے لیے ملتوی ہوگئی)